رجسٹرڈ نمبر اے ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر | خار وطن از سنبل وریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی می کرد | می گفت گدا بودن کنعاں خوشتر

پانزدہ روزہ

کاکوری اخبار

جلد	کاکوری پنجشنبہ کیم جنوری سنہ ۱۹۴۳ء مطابق ۱۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۱ھ	نمبر ۱۷

ادبیات

از

عبدالحی علوی سلمہ رتسوا کاکوروی

جب شباب آیا حیا آئی نزاکت آ گئی
یعنی پردے میں جوانی کی قیامت آ گئی

لے کے دل مضطر سے جالگے تو ظلم و ستم
و عجب کیا اگر لب پر شکایت آ گئی

فاتحہ پڑھنے تو آئے تھے مگر اللہ رے شرم
کر لیا پردہ نظر جب میری تربت آ گئی

اتو چہرے کو بنا پردہ وہ اسے پردہ نشین
لا قیامت کا مرا وعدہ قیامت آ گئی

تیرا منہ تھا کچھ نہ بولے ہم خدا کے سامنے
سنے مروت دیکھ کر ہم کو مروت آ گئی

بند جوش جنون میں جب یک آ گئی
اہل دنیا اسکو یہ سمجھے قیامت آ گئی

جان میں ہرگز نہ دیتا موت نے دھوکا دیا
دو میری بالین پر بنکر تیری صورت آ گئی

ان کو اپنے کام کی طرف متوجہ کرنا!

"اگر میں ہوا ہوتا"

کاکوری | بچوں کے لیے

از

احمد جمال عباسی سلمہ

اگر میں ہوا ہوتا تو سنسان جنگلوں کے درمیان سے سیٹیاں بجاتا ہوا نکلتا، بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیتا، آندھیاں لاتا، بگولہ اٹھاتا طوفان لاتا، سمندر کی لہروں سے خوب کھیلتا اور گرم گرم لو کے جھکڑ دل سے سرسبز درختوں کے پتے زرد کر دیتا۔

سرد سرد نسیم سے انسانوں کے دل و دماغ کو سکوں پہونچاتا صبح کے وقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے شاخوں کی آغوش میں سوئی ہوئی کلیوں کو جگا کر پھول بنا دیتا۔ پھولوں کی خوشبو چمن سے باہر اڑا لیجاتا اور بلبلوں کو وہاں آنے پر مجبور کر دیتا۔

نیند کے متوالوں کو گدگدا کر صبح کا پیغام سناتا اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۶ | کاکوری پنجشنبہ یکم جنوری ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۷

ناظرین کو عیسوی سال نو مبارک ہو ۱۹۴۱ء جس پریشانی
تردّدات اور آلام میں گذرا وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔
رب العالمین ۱۹۴۲ء کو بخیریت اور سکون سے گذارے اور اللہ
سب کو تمام آفات سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔ (ایڈیٹر)

وطن کی عید

(عید الاضحیٰ)

ذی الحجہ کا چاند جمعہ ۲۹ ذیقعدہ (۱۹ دسمبر) کو صاف نظر آیا اور بقرعید کا تہوار مسلمانوں نے دوشنبہ ۲۹ دسمبر ۱۹۴۱ء کو منایا اور نہایت امن و سکون سے یہ اسلامی تہوار گذرا۔ پوری خوشی و خرمی کا اظہار کیا گیا گو شدید گرانی اور جنگ کی وجہ سے جو عام انتشار اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے اسکے اثرات ہر شخص کے چہرہ سے ظاہر ہو رہے تھے۔ ہم اپنے ناظرین و ناظرات اخبار کو پُرخلوص مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ایسی سیکڑوں عیدیں مسلمانوں کو خوشی و انبساط کیساتھ نصیب کرے اسلام کا بول بالا ہو اور مسلمانان عالم عموماً و ہندوستان کے مسلمان خصوصاً اتفاق یکجہتی اور تنظیم کے ساتھ پُرلطف زندگی گذاریں۔ آمین یا رب العالمین۔

حسب دستور قصبہ و مضافات کی مساجد و عیدگاہ میں نماز دوگانہ ادا ہوئی۔ چونکہ موسم سخت تھا سردی کافی تھی عیدگاہ اور مساجد میں اوقات مقررہ کی پابندی نہو سکی اور کافی دیر ہوئی۔ جہانتک معلوم ہوا ہے مساجد میں نمازیں ۱۱ بجے تک ختم ہو گئیں تھیں۔ عیدگاہ میں اس بار غیر معمولی دیر ہوئی۔ بعض سربرآوردہ و مقتدر حضرات بدیر پہونچے اور عوام بھی تاخیر سے دوران نماز تک آتے رہے۔ چونکہ بقرعید کی نماز عیدگاہ میں عموماً ۱۰ بجے شروع ہو جاتی رہی ہے لہذا بکثرت اشخاص وقت سے پہلے پہونچ گئے تھے اور انکو کافی انتظار کرنا پڑا۔ ہماری رائے میں یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ امام صاحب عیدگاہ دو تین روز قبل موسم کا لحاظ کرتے ہوئے وقت کا تعین کرکے بذریعہ ڈھول بازار کے دن اعلان کر دیا کریں تاکہ پابندی وقت کیساتھ ساتھ لوگوں کو تکلیف و زحمت بھی نہو اور بلا انتظار مقررہ وقت پر نماز شروع ہو جائے۔

مثل سالہائے ماسبق عیدگاہ میں امامت کے فرائض حاجی مولوی مصطفےٰ احسن علوی صاحب ایم۔ اے نے ادا کئے اور خوش الحانی سے نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا۔ قبل نماز امام صاحب نے مختصر تقریر بھی کی تھی جسمیں بقرعید کے فلسفہ کا اظہار کرتے ہوئے نماز کا طریقہ مقتدیوں کے ذہن نشین کرایا۔ تکیہ شریف پر جناب حافظ شاہ علی حیدر قلندر سجادہ نشین تکیہ شریف کاظمیہ نے امامت کی تھی عیدگاہ و مساجد میں لوگ نماز دوگانہ ادا کر چکے بعد اعزہ و احباب سے معانقہ و مصافحہ کرکے صاحب نصاب لوگوں نے اپنے اپنے گھروں پر قربانی کی اور سہ پہر کو حسب اعلان بعد نماز ظہر مثل سالہائے ماسبق بارہ دری حضرت قاضی القضاۃ بہادر مرحوم واقع مولوی محلہ میں "جلسہ عید" کی شرکت کیلئے جمع ہوئے اور ملحقہ مسجد میں نماز عصر باجماعت ادا ہوئی بعدہ بارہ دری میں نشست ہوئی شعر و شاعری بھی ہوئی حاضر الوقت شعراء حاجی مصطفےٰ احسن علوی فریاد اور مرزا اسکندر بیگ قدر نے اپنے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ جلسہ میں شرکت کرنیوالوں میں ہر طبقہ و خیال کے لوگ شامل تھے۔ مجمع اچھا تھا اور اس اجتماع سے ہر شخص اظہار دلچسپی کرتا ہوا پایا گیا۔ یہ دلچسپ پُر رونق صحبت قریب مغرب تک رہی حسب دستور حاضرین کی چا اور پان سے تواضع کی گئی ہمکو دلی افسوس و قلق ہے کہ باوجود اعلان کے اس بار زنانہ جلسہ کو بعض ناگزیر حالات کے باعث عین وقت پر ملتوی کرنا پڑا۔ یہ سنکر اور بھی رنج ہوا کہ بہت سے خواتین جلسہ میں آنے کا [illegible]

قصد کر چکی تھیں اور بروقت التوا کی خبر سے بہت مایوس ہوئیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ خواتین کا اجتماع خاطر خواہ ہو سکے گا۔

ہم نے گزشتہ عید الفطر کے بعد ارباب وطن کو عیدگاہ کی زبوں حالی پر توجہ دلائی تھی اور اُس وقت کے جوش کو دیکھتے ہوئے اُمید تھی کہ اہل قصبہ اس میں پوری دلچسپی کا اظہار کر کے عید الاضحیٰ سے قبل معقول سرمایہ مہیا کر لیں گے اور کچھ ضروری مرمت و درستی عیدگاہ کی ہو جائیگی۔ افسوس ہے کہ وہ جوش وقتی ثابت ہوا اور عید الفطر کی نماز سے واپس آکر بالکل اس تحریک کو بھلا دیا گیا تاہم امام صاحب عیدگاہ کو عید الاضحیٰ سے دو دن قبل خیال آگیا اور انکی کوشش سے دو خوبصورت مصلے اور تین تھان مارکین کے اس لہ بیگے کی رقم سے جو عید الفطر کے موقع پر پیسہ پیسہ کر کے جمع کی گئی تھی خرید کر عین وقت پر لے آئے۔ اس بار پھر جناب حاجی مولوی انوار الحسن صاحب کی تحریک پر کچھ چندہ عیدگاہ میں وصول ہوا ہے۔ ابھی کافی وقت ہے اور ذرائع بھی حصول چندہ کے اختیار کئے جا سکتے ہیں و نیز عیدگاہ سے متعلق باغ و اراضی کے محاصل کا بھی بندوبست کیا جائے تو اُمید ہے آئندہ عید الفطر تک معقول رقم حاصل ہو جائیگی۔ ہم پھر ایکبار اپنے ارباب وطن کو عیدگاہ کی درستی وغیرہ کے جانب توجہ دلاتے ہیں اور تحریک کرتے ہیں کہ عیدگاہ سے متعلق ایک کمیٹی کا تعین ہو جائے جو اس کی درستی وغیرہ و نگرانی کی ذمہ دار ہو۔

افسوس ہے کہ اس بار بھی صفوں کے درمیان چھوٹے بچے اور بچیاں نماز کے وقت موجود تھے جو دوران نماز میں خوش فعلیاں کرتے رہے اور چیخ و پکار غل و شور ہوتا رہا۔ دلی قلق ہے کہ ہماری مفید تحریک پر کسی نے بھی لبیک نہیں کہا چنانچہ یہ بدنظمی علیٰ حالہ قائم رہی ہم پھر اس خرابی کو رفع کرانے کی جانب ذی اثر و باہمت اشخاص کو متوجہ کرتے ہیں۔

ایک قدر شناس خاتون کا خط

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب!

آداب نیاز۔ مدت سے مجھے کاکوری اخبار دیکھنے کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ خدا معلوم کس قصور کی بنا پر اس مہربانی سے محروم کر دی گئی ہوں۔ یہ تو واقعہ ہے کہ شروع اکتوبر میں میں اپنی والدہ کیساتھ پنجاب چلی گئی تھی کیونکہ میری نانی صاحبہ پر فالج کا دوسرا دورہ پڑ گیا تھا اور شروع نومبر میں واپس آئی۔ والدہ ابھی تک وہیں ہیں۔ اور نئے سال کے شروع میں آئیں گی۔ آخری اخبار میں نے وہ دیکھا تھا جسمیں آپ کو تانگہ سے گرنے کی وجہ سے چوٹ لگنے کی خبر درج تھی۔ میں نے اسیوقت آپکی مزاج پرسی کیلئے خط لکھا لیکن بوجوہ چند در چند وہ پڑا رہ گیا۔ امید ہے کہ آپ میری اس کاہلی کو معاف فرمائینگے اور خدا سے قوی اُمید ہے کہ اب آپ بالکل اچھے ہوں گے۔ میری معروفیت کی وجہ اول تو والد صاحب کی بیماری ہے کیونکہ سرما میں انکو تنفس کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ دوسرے مارچ میں میرا امتحان ہے کئی مرتبہ چھوٹے چھوٹے مضمون "کاکوری اخبار" کیلئے لکھے مگر صاف کرنے کی نوبت نہ آئی اور اتفاق سے اس وقت بھی کسی مضمون کا مسودہ سامنے نہیں ہے۔ اس لئے اپنی بیاض سے ایک مختصر نثر بھیج رہی ہوں اور آج اپنے سب سے چھوٹے بھائی۔ احمد جمال عباسی کو آپ سے متعارف کراتی ہوں۔ یہ یازدہ سالہ جامعہ ملیہ دہلی کے ایک شریر اور ذہین طالبعلم ہیں۔ ایک دن مجھے ضرورت سے زیادہ تنگ کر رہے تھے تو میں نے سزا کے طور پر ایک مضمون لکھنے کو بٹھا دیا بعنوان "اگر میں ہوا ہوتا" یہ مضمون میں آپکے مطالعہ کیلئے بھیج رہی ہوں۔ اسمیں کوئی خاص بات نہ ہو لیکن یہ خصوصیت ضرور ہے کہ لکھنے والے کی پرجوش طبیعت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے اور ہر شخص پہلی نظر میں اندازہ کر سکتا ہے کہ "کاکوری" کے بچوں اور نوجوانوں میں جو جذبہ موجود ہے وہ ہندوستان کی موجودہ حالت کو بدل کر رہے گا۔

یہ آپ کی مرضی پر ہے۔ اگر آپ اسے پسند کریں تو چھاپ دیں ورنہ صرف آپکے دیکھنے کے لئے لکھ رہی ہوں۔

طارق سلمہ کی طبیعت اب اچھی رہتی ہے۔ والد صاحب آپکو سلام عرض کرتے ہیں اور مزاج پرسی کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ آپ "کاکوری اخبار" میں اپنی صحت کی حالت سے مطلع کر کے ممنون فرمائے گا۔

مکرر یہ۔ مجھے یہ معلوم کرکے انتہائی رنج ہے کہ ہمارے ہموطن صاحبان "کاکوری اخبار" کی کچھ زیادہ قدر نہیں کرتے۔ ورنہ آپ کو اس کے زندہ رکھنے میں دقت نہ پڑتی۔ اگر آپنے اسکو مجبوراً ...... زمانہ کی رفتار کو دیکھتے ہوئے خدا نخواستہ "کاکوری اخبار" بند کرنا پڑا تو زمانہ کاکوری کے نوجوانوں کو کبھی معاف نہ کرے گا کہ وہ اپنے وطن کے اکلوتے نونہال کو سنبھال نہ سکے۔ مجھے اس ننھے سے اخبار سے بہت محبت ہے۔ اور خدا نخواستہ اگر ایسا ہوا کہ آپ اسے بند کرنے پر مجبور ہو گئے تو گو کہ میں اور میرے بہت سے ہموطن ہمیشہ خدا سے اسکے عمر جاوید پانے کی دعا کرتے ہیں تو سیکڑوں اصحاب کو جو اس کی خدمت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں سخت رنج ہوگا۔ خدا آپ کو استقامت بخشے کہ آپ اسقدر زبردست فرض کو بخوبی پورا کر سکیں۔ آمین

زیادہ حد ادب

خاکسار بنت آزاد

از ریاست رامپور

جنگ کا اٹھائیسواں مہینہ

امریکہ اور جاپان کی گفت وشنید کا سلسلہ ابھی منقطع بھی نہ ہونے پایا تھا کہ ۷ دسمبر ۱۹۴۱ء یوم یکشنبہ دس بجے کیوقت وہ خوفناک خبر چار دانگ عالم میں پھیل گئی جسکے نہ سننے کیلئے سیکڑوں چراغ جلائے گئے تھے۔ ہزاروں جتن کئے گئے لیکن قضا و قدر کا فیصلہ ہو چکا تھا اوتیانوسی اور روسی جنگوں نے قدرت کے اٹل فیصلہ کیواسطے بحر الکاہل کے جمود کو حرکت دی اور ایشیا کے شیش محل بن بنے والی قوموں کو اُس بھولے ہوئے سبق کو دوبارہ یاد دلانے کی کوشش شروع کر دی جسکو ایک صدی کے جنگی تعطل کے بدولت بالکل فراموش کیا جا چکا تھا۔!

یورپ اور افریقہ کی لڑائیوں نے "سر درد" کو ہندوستان تک پہونچنے سے باز رکھا۔ نیند کے ماتے ہندوستانی خواب غفلت سے بیدار نہ ہو سکے۔ قدرت کو انکی سہل انکاری پر ہنسی آئی۔ اور بحر الکاہل کی گرم رو کے بدولت خوفناک شعلے در و دیوار تک پہونچ گئے۔ سراسیمگی میں آنکھ کھلی تو معلوم ہوا کہ خلیج بنگالہ کا طوفان رنگون۔ کلکتہ۔ مدراس اور کولمبو کے بندرگاہوں کو غرقاب کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ہوش و حواس جاتے رہے۔ جائے پناہ کی تلاش ہوئی تو برسوں کے چھوڑے ہوئے دیہاتوں کے نصیب جاگے۔ یہ بھی دیکھا وہ بھی دیکھو!!

بحر الکاہل کی جنگ شروع ہوتے ہی ابتدائی حملوں میں جاپانی قوم کو برتری رہی۔ جزائر ہوائی۔ گام۔ اور جزائر ویک کی مورچہ بندیاں ہوائی اڈے اور بحری مراکز مسمار کر دئے گئے۔ جزائر فلپائن سے تقریباً تمام عسکری قوت ختم کر دی۔ ہانگ کانگ کو لاچار ہو کر سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ سیام نے چند گھنٹوں کی مصنوعی مدافعت کے بعد جاپانیوں کے مطالبات تسلیم کر لئے۔ دشمن کی افواج سیام کی جنوبی سرحد سے گذرتی ہوئی جزیرہ نما ملایا میں داخل ہو گئیں وہاں کی اسلامی حکومتوں کو برطانوی امانت اور حفاظت پر کافی اعتماد تھا لیکن پرنس آف ویلز اور ریپلس کے تباہ ہونے اور بحری امداد کے بروقت نہ ملنے کے سبب سخت مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا۔ شمالی ریاستوں نے داد شجاعت دی۔ برطانوی سپاہیوں اور ہندی رسالوں نے قدم قدم پر مقابلہ کیا لیکن دشمن کی فضائی برتری اور غیر معمولی جنگی استعداد کے باعث برطانوی فوجیں محفوظ مقامات کو واپس ہونے پر مجبور ہوئیں۔ سر دست وسطی ملایا میں گھمسان کا رن پڑا ہے۔ ہندی سپاہ کو موسم کی ناموافقت اور جنگی مقامات کی مسافت کا تجربہ نہیں ہے جس کی بدولت مقابلہ میں زیادہ دشواری نظر آ رہی ہے دشمن کو کافی فائدہ پہونچ چکا ہے اور کئی عمدہ بندرگاہ اس کے ہاتھ آ گئے ہیں مفتوحہ علاقہ جات کی نیشکر ٹین اور ربڑ کے جنگلات اُسکے قبضہ میں آ گئے ہیں۔ لیکن عنقریب "واشنگٹن" کی متحدہ کانفرنس کے بعد امریکن و برطانوی اقدام بحر الکاہل کے جنگی پانسہ کو بالکل اسی طرح پلٹ دینگے جس طرح ریگ زار لیبیا کے ساحل پر ہندی و نیوزیلینڈی جوانمردوں نے ناقابل شکست عزم کیا تھا جرمنوں کی عسکری قوت کا خاتمہ کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ور نا طبرق اور

بنغازی پر دوبارہ متحدہ پرچم لہرا کر دشمن کے حوصلے پست کر دیئے! روسیوں نے اپنی محفوظ قوت سے کام لیا۔ مارشل ٹموشنکو کی اہلی اور مارشل ورشلو کا دیرینہ تجربہ جرمنوں کے حق میں اس قدر پریشاکن ثابت ہوا کہ جرمن فیوہرر کو فوج کی کمان اپنے ہاتھوں میں لینی پڑی لیکن روسیوں کے مسلسل حملوں اور متواتر پیشقدمیوں نے آخرش دشمن کے قدم اکھاڑ دیئے اور ضائع شدہ علاقے رفتہ رفتہ یکے بادیگرے روسیوں کے قبضہ میں آنا شروع ہوئے وہ وقت زیادہ دور نظر نہیں آرہا ہے جبکہ روسیوں کی فتوحات جرمنی کے نظام نو کو حرف باطل کی طرح فراموش کرا دینگی۔

موجودہ شکل میں اوقیانوس کی جنگ کو بحر الکاہل کی گرم رو نے نسبتاً سرد کر دیا ہے۔ دشمن کے جنگی بیڑے کو زبردست صدمہ پہونچ چکا ہے۔ راستہ صاف ہو چکا ہے اور یو بوٹوں کا خطرہ بالکل باقی نہیں رہا ہے۔ امریکن امداد اور رسد فراہم ہو رہی ہے۔ ہوائی سروس دوبارہ قائم ہو گئی ہے۔

مسٹر چرچل اپنے چند مشیروں کے ہمراہ پریسیڈنٹ روزولٹ کے پاس امریکہ کی سردیوں سے محفوظ رہنے کے لئے "فائیٹ" میں مصروف نظر آرہے ہیں۔ واپسی پر قطعی طور پر معلوم ہو سکے گا کہ جمہوریت کے شیدائیوں نے آمریت کے استقبال کیلئے کیا راہ عمل تجویز کیا ہے۔!!!

کرسمس کی آمد آمد اور سردی کی زیادتی کے بدولت جرمن افواج آج کل خاموش نظر آرہی ہیں۔ لیکن یہ طوفان آنے کے قبل کی خوشی ہے۔ وہ کسی نہ کسی نئی مہم کے لئے وقت اور موقع کی تاک میں ہیں۔ عجب نہیں کہ آئندہ ہفتہ عشرہ میں بحر روم میں دوبارہ آگ لگے اور ممکن ہے کہ شام و ایران کے جانباز دلاور ہندی عساکر کے دوش بدوش ہندوستان کی حفاظت میں دوبارہ ہتھیار اٹھانے پڑیں۔ جاپانی سیلاب کی روک تھام کی جا رہی ہے۔ بحر ہند میں سردست فضائی و بحری قوت نسبتاً کم ہے۔ لیبیا کے تجربہ کار سپاہی سنگاپور کی مدافعت کیلئے تیار ہو چکے ہیں دشمن بحر ہند میں قوت حاصل کرنے کی فکر میں مصروف ہے۔ عنقریب جزائر انڈمان و نکوبار کو ہوائی تاخت کا سخت ترین تجربہ کرنا پڑے گا۔ ان جزائر کا طول و قوع ہندوستان کی مشرقی مورچہ بندیوں کے لئے کافی اہمیت رکھتا ہے۔ کلکتہ، مدراس اور کولمبو تقریباً مساوی فاصلہ پر واقع ہیں جنکی انتہائی مسافت چھ سو میل بھی نہیں ہے۔ دشمن بحر ہند اور بحر الکاہل کی کنجی پر اقتدار حاصل کرنے کیلئے برق آسا حملوں سے کام لے گا۔ آنے والے دن خود ہی دشمن کی حکمت عمل کو ظاہر کر دینگے۔ بحر الکاہل کے امریکن فوجی مرکز بالکل بیکار ہو چکے ہیں۔ امریکن امداد کا آسانی سے پہونچنا دشوار ہے۔ امریکہ اور جاپان کے درمیان ۵ ہزار میل سے زائد فاصلہ ہے۔ جزائر ہوائی سے تقریباً تین ہزار میل کا فاصلہ ہے۔ یہاں سے جزائر گوام تک زبردست ناکہ بندی کی جا چکی ہے۔ امریکن ہوائی اور بحری امداد کا پہونچنا اتنا آسان نظر نہیں آرہا ہے۔ موجودہ موقف نہایت نازک ہے۔ خطرہ سخت ہے۔ ہمکو ہر لمحہ خوفناک واقعات سے دوچار ہونے کیلئے تیار رہنا چاہئے فقط !!!

احمد محسن علوی تماشائی

۲۸ دسمبر ۱۹۴۱ء پرنسی

ایک بیوفا کے نام

میں تم سے محبت کرتا تھا۔ میں اپنے دل کا مختار تمہیں بنا چکا تھا۔ میرے دل کا چین آنکھوں کا نور سب کچھ تمہیں تھیں۔ عذرا میں ہمیشہ کے لئے تمہیں اپنا بنانا چاہتا، میں تمہیں اپنے دل میں بٹھانا چاہتا تھا۔ اپنی آغوش الفت میں سلانا چاہتا تھا، مگر، مگر تم نے میری محبت کو ٹھکرا دیا۔ تمناؤں کو خاک میں ملا دیا۔ آرزوؤں کو ... کر دیا تم نے مجھے ایک حسین دہوکا دیا جسکی مجھے امید نہ تھی عذرا میں تمہیں آرزوؤں کی ملکہ سمجھے ہوئے تھا تم حسن ... مجسمہ دیوی بنی ہوئی تھیں اور میں ایک پجاری تم شمع ...

بے پرواہ تم نے مجھے بھلا دیا عذرا لیکن تمہاری محبت اب بھی میرے دل میں اسی طرح موجزن ہے میری نیم تشنہ نگاہیں تمہارے خوبصورت اور حسین چہرہ کو ڈھونڈتی ہیں مگر مایوس ہو کر پلٹ آتی ہیں تم بہت بیوفا نکلیں عذرا مجھے تمہاری وفا پر ناز تھا مگر تم تو طوائف ہو چاوڑی بازار میں رہتی ہو تمکو تو روپیہ سے محبت ہے تم کیا محبت کروگی میں نے تمہاری وجہ سے اتنی بدنامی اٹھائی۔ سماج نے ہمیشہ کے لئے میرا دروازہ بند کر دیا ہے مجھے کچھ نہ چاہئے تھا مجھے صرف تمہاری چاہ تھی میں نے تمہاری وفا پر ناز کیا مجھسے بھول ہوئی۔ مگر تمہارے لئے تو محبت ایک بچہ کا کھلونا ہے بچے نے جب تک جی چاہا کھیلا اور توڑ کر پھینک دیا اسکو کسی کے جذبات کی کیا پرواہ پھر بچہ کھلونا توڑ کر افسوس کرتا ہے اسی طرح تم بھی میری محبت کو ٹھکرا کر اب تو ایک رئیس کے لڑکے کو پھانس کر دل خوش کر رہی ہو مگر جب وہ تم کو ٹھکرائے گا تو تم بھی اسی معصوم بچہ کے طرح بلک بلک کر جان کھوؤگی پھر تم کو میرا خیال آئے گا مگر تم کو کچھ نہ ملے گا افسوس کروگی۔ رسوا کاکوروی

وطن کی خبریں

ملتمس:۔ اعزہ و احباب و جملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں و اطلاعات دفتر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں۔ (ایڈیٹر)

موسم:۔ سردی پورے شباب پر ہے۔ غروب آفتاب کے بعد سے کافی خنکی محسوس ہوتی ہے دن بھر دھوپ بہت خوشگوار معلوم ہوتی ہے کسی کسی دن فضا میں کچھ ابر کے ٹکڑے بھی نظر آجاتے ہیں جس دن ہوا تیز چلتی ہے ٹھنڈک اور بڑھ جاتی ہے۔

آب و ہوا:۔ سردی کی زیادتی سے نزلہ و زکام کا زور ہو گیا ہے اور اکثر لوگوں کو انفلوئنزا کی شکایات ہونے کا حال معلوم ہوا ہے جس میں ذرا سی بے احتیاطی نمونیہ ہو جانے کا سبب ہو سکتا ہے

اللہ تعالے سب کو محفوظ و مامون رکھے۔

تقریبات:۔ (۱) شیخ اشتیاق علی عباسی خلف دوم شیخ نثار علی مرحوم (احاطہ غلام جیلانی) جنکا نکاح گذشتہ گرمیوں میں شیخ قدوائی بجنوری ڈپٹی کلکٹر کی دختر نیک اختر سے ہوا تھا، ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء تقریب رخصتی عروس بمقام لکھنؤ عمل میں آئی اور دوسرے دن (۲۷ دسمبر) کو اشتیاق علی عباسی کی جانب سے اعزہ اور احباب کو دعوت ولیمہ میں مدعو کیا گیا تھا۔ کاکوری سے بھی بہت سے انکی عزیز و احباب دعوت میں شرکت کے لئے لکھنؤ گئے تھے۔ ہم اشتیاق علی عباسی کو مبارکباد دیتے ہیں۔

(۲) ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کو بعد دوپہر بمقام لکھنؤ منشی محمد علی علوی خلف سوم منشی سخاوت علی مرحوم (دہار ٹولہ) کا عقد نکاح شیخ ابو الحسن صدیقی بجنوری کی دختر سے ہوا اور اسی دن شب کو دلہن رخصت ہو کر کاکوری آئی۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۱ء کو بوقت دوپہر دعوت ولیمہ ہوئی اللہ تعالیٰ تقریب سعید مبارک فرمائے۔

معاودت وطن:۔ حسب ذیل حضرات بسلسلہ تعطیلات کرسمس و عید الاضحیٰ وطن آئے تھے بیشتر لوگ بعد ختم تعطیلات اپنے اپنے مستقر پر واپس گئے:۔

ڈاکٹر حکیم احمد علوی، ریاست ٹونک سے۔ منشی حبیب احمد علوی فیض آباد سے۔ مولوی عبدالرحمٰن علوی، گونڈہ سے (بوجہ ہرج مزاج مزید رخصت لی ہے) قاضی اسرار علی عباسی اناؤ سے۔ منشی خلاق احمد علوی، و منشی اشتیاق علی علوی، علیگڑھ سے۔ ڈاکٹر مشتاق احمد علوی و شیخ شوکت علی عباسی کانپور سے منشی اقبال احمد علوی گوالیار سے۔ مولوی نصیر الدین علوی، کلکتہ سے چودہری وکیل احمد صدیقی، بیکولیہ ضلع بستی سے ایک ماہ کی رخصت پر آئے ہیں منشی محمد علی علوی بسلسلہ عقد بھوپال سے بر رخصت آ[illegible] مولوی کلیم الدین علوی، آگرہ سے۔ مولوی نظام الدین [illegible] جو بسلسلہ پنشن طویل رخصت لیکر بعض کوششوں کی وجہ سے حیدرآباد میں مقیم تھے مستقلاً وطن آگئے ہیں۔

عید الاضحیٰ:۔ قصبہ و مضافات میں اسلامی تہوار (تقریب)

۲۹ دسمبر سنہ۳۵ء کو امن و سکون سے منایا گیا۔

جلسۂ عید:۔ مثل سالہائے گذشتہ عید کے اجتماع کا جلسہ بہت کامیاب رہا مجمع کافی تھا اہل قصبہ اس مفید تحریک میں کافی دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں اور لوگ علاوہ شعر و شاعری اور گراموفون نوازی کے مزید دلچسپیاں پیدا کرنے کی اسکیم پر غور کر رہے ہیں خدا کرے اسکیم کامیاب ہو۔ اور اس پرلطف صحبت میں چار چاند لگیں جلسۂ عید کی کامیابی کا سہرا مولوی اسلام الدین علوی و مولوی احتشام الدین علوی کی دلچسپی اور مہمان نوازی کی رہین منت ہے ہم اپنے تمام اہل وطن کی جانب سے ان دونوں حضرات کا خصوصاً اور دلچسپی لینے والے حضرات کا عموماً شکریہ ادا کرتے ہیں جو خدا کرے

صحت و تندرستی:۔ (۱) مولوی مقبول الدین صاحب علوی (محلہ برگدتلہ) کو گذشتہ عشرہ میں انفلوئنزا ہو گیا تھا کئی دن بخار تیز آیا اور کھانسی کی تکلیف رہی۔ اب بفضلہ بخار بالکل نہیں ہے اور بڑی حد تک مرض کے اثرات زائل ہو چکے ہیں البتہ کھانسی ابھی آتی ہے۔

(۲) مولوی امیر احمد صاحب علوی بی۔ اے (محلہ باڑلی) کو عید سے قبل شدید نزلہ ہو گیا تھا کئی دن سخت تکلیف رہی اب بفضلہ اچھے ہیں اور نزلہ کے اثرات بڑی حد تک زائل ہو چکے ہیں۔

(۳) والدہ مولوی نظم الدین حیدر علوی (مولوی محلہ) کو اب درد کی بالکل شکایت نہیں ہے بخار بھی نہیں آتا ضعف بتدریج کم ہو رہا ہے۔

(۴) منشی محمد جواد علوی (محلہ قصبہ) رائے بریلی سے کاکوری آ گئے ہیں طبیعت ماشاءاللہ چاق ہے۔ پیر تو کچھ کام دیتا ہے لیکن ہاتھ میں ابھی پوری قوت نہیں آئی، خدا کرے جلد فالج کا اثر بالکل دفع ہو۔

(۵) والدہ مولوی غیاث الدین علوی (مولوی محلہ) کو اب بخار نہیں ہے اور طبیعت بفضلہ چاق ہے۔ قدرے کمزوری ہے جو رفتہ رفتہ دفع ہو جائیگی

(۶) اہلیہ منشی ابرار حسن صاحب کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ تکمیل الطب کالج کے اسپتال سے اپنے مکان میں آ گئی ہیں۔ ہنوز آنکھ میں کچھ سرخی باقی ہے بینائی بفضلہ صاف ہے۔

علالتیں:۔ منشی اظہر علی صاحب ڈپٹی کلکٹر ایم۔ ایل۔ سی (مرکزی) کو معدہ کی خرابی سے بخار آ رہا ہے سینہ اور پیٹھ میں درد بھی ہے بخار کی تکلیف اور کئی دن غذا نہ ہونے سے ضعف بہت ہو گیا ہے۔ نقل و حرکت میں قدرے تکلیف ہوتی ہے۔ باری تعالیٰ موصوف کو جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

(۲) اہلیہ مولوی ثابت علی عباسی (محلہ قلعہ) کے اپریشن مشن اسپتال میں ۱۹ دسمبر کو ہوئے تھے۔ ڈاکٹر مس ڈگلس نے تینوں اپریشن بہت کامیابی سے کئے چونکہ کمزوری پہلے ہی سے تھی اور کافی خون نکل جانے سے ضعف بہت بڑھ گیا تھا کئی دن تک شدید تکلیف رہی اور بے حس و حرکت پڑے رہنے سے بھی اذیت ہوئی کئی روز تک غذا بالکل نہ ہونے سے رہا سہی تکلیف شدید تھی اور دو تین راتیں بہت کرب و بےچینی سے گذریں اب بفضلہ تعالیٰ عارضی تکالیف نہیں ہیں اور زخموں کی حالت اچھی بتائی جاتی ہے خدا کرے جلد تندرست

(۳) مولوی شفیع الدین کرمانی (محلہ تارتلہ) کے سینہ میں غذا کے بعد درد محسوس ہوتا تھا جسکے لئے دوائیں استعمال ہو رہی تھیں کہ گذشتہ ہفتہ میں قلبی تکلیف پیدا ہو گئی جسکی وجہ سے اذیت ہے ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

(۴) اہلیہ منشی زکی احمد علوی (محلہ باڑلی) کے متعلق لکھنؤ سے جو اطلاعات آ رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت آئے جاتی ہے اور کھانسی کی بھی تکلیف ہے نقاہت بہت بڑھ گئی ہے۔ خداوند کریم رحم فرمائے اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(۵) مولوی حامد حسن علوی (محلہ شیخ سعدی) کے متعلق اورنگ آباد سے بہت تشویشناک اطلاعیں آ رہی ہیں ان کا مرض کان کے نیچے دانی گلٹی بہت بڑھ گئی ہے اور اب اس نے بہت خطرناک صورت اختیار کر کے دیگر شکایات بھی پیدا کر دی ہیں۔ کرب و بےچینی بہت زیادہ ہے۔ بات کرنے میں بھی اذیت ہوتی ہے دماغی توازن بھی درست نہیں رہا ہے۔ کمزوری بےحد بڑھ گئی ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور مریض کو جلد صحیح و تندرست کرے۔

(۶) اہلیہ مولوی نظم الدین حیدر علوی (مولوی محلہ) کے متعلق معلوم ہوا کہ گلے کے غدود متورم ہو گئے ہیں اور درد رہتا ہے۔ کئی دن سے تکلیف ہے خدا کرے مریضہ کی شکایت جلد دفع ہو۔

متفرقات:۔ گرانی اجناس کے سلسلہ میں ۸ دسمبر سنہ۳۵ء کو ایک عام جلسہ بمقام میدان قلعہ منعقد پذیر ہوا تھا جس میں گرانی [illegible]

روش کی مذمت کیگئی اور انکے طرز عمل و غلہ روک رکھنے پر ملامت کا اظہار کیا گیا۔ اور طے پایا کہ حاکم پرگنہ صاحب کی بسلسلہ دورہ تشریف آوری پر موصوف کو توجہ دلائی جائے اور پبلک کی تکالیف اُن سے بیان کی جائیں کہ وہ موقع پر تشریف لاکر تاجران غلہ کو کافی تنبیہ کردیں کہ غلہ روکا نجائے اور سرکاری مقررہ نرخ پر فروخت ہو۔

(۲) سید لائق علی خاں صاحب حاکم پرگنہ ۱۹ دسمبر ۱۹۴۱ء بسلسلہ دورہ کاکوری تشریف لائے تھے۔ کئی دن درگا گنج میں پڑاؤ رہا۔ قصبہ کو گشت کرکے دیکھا دفتر ٹاؤن ایریا میں چیرمین صاحب کی موجودگی میں ممبران سے بائی لاز کے متعلق تبادلۂ خیالات کیا۔ پبلک کی درخواست پر بنیوں کو بلاکر افواہات و غلہ روک رکھنے کے وجوہ دریافت کئے۔ ان لوگوں کے عذر پر کہ کافی غلہ نہیں ہے پبلک کے نمائندوں سے عذرات کے متعلق جانچ کرنیکی تاکید کی۔

(۳) ۲۲ و ۲۳ دسمبر کی درمیانی شب میں بمقام محلہ ولی نگر کسی نجار کے یہاں سرقہ ہونیکی اطلاع ملی ہے سنا ہے کافی مال چور لیگئے۔ معلوم نہیں پولیس کیا کارروائی کررہی ہے یا حسب عادت خاموش ہے۔

(۴) حافظ شاہ اکرام علی قلندرؒ کا فاتحہ سالانہ ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء کو تکیہ شریف پر بعد نماز مغرب ہوا تھا حاضرین کو حسب دستور خاندانی پلاؤ تقسیم کیا گیا اور قصبہ میں گھروں پر کھانے بھیجے گئے بعد نماز عشاء قوالی ہوئی اور صبح کو قرآن خوانی بھی ہوئی تھی۔

حادثات (۱) ۱۵ و ۱۶ دسمبر ۱۹۴۱ء کی درمیانی شب میں اہلیہ منشی عزیز علی علوی (محلہ پنچہ ٹولہ) نے رحلت کی انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ عرصہ سے بیمار تھیں درمیان میں کچھ سکون ہونا سنا گیا تھا لیکن سل کا ایسا موذی مرض ہے بہت شاذ صحت ہونا سنا گیا ہے۔ ہمکو اس حادثہ میں منشی عزیز علی سے دلی ہمدردی ہے اللہ تعالیٰ انکو صبر عطا فرمائے مرحومہ کو غریق رحمت کرے۔

(۲) نواب عبدالکریم خان تعلقدار شاہ آباد نے ۲۰ دسمبر ۱۹۴۱ء کو بمقام دہلی انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ لاش شاہ آباد لائی گئی اور وہیں دفن ہوئے۔ یہاں اسی دن سہ پہر کو تکیہ شریف پر بذریعہ تار اطلاع آئی خیال تھا کہ لاش کاکوری آئے گی لیکن شاہ آباد کے ہندو مسلمانوں نے مرحوم کے صاحبزادہ سے اصرار کیا کہ تجہیز و تکفین میں ہم کو شرکت کا موقع نہ ملے گا۔ مرحوم نواب صاحب حضرت حافظ شاہ علی انور قلندرؒ کے بہت مخلص مریدوں میں تھے اور بڑے صاحب ہمت والوالعزم انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور انکے صاحبزادوں کو صبر جمیل عطا ہونے کی توفیق دے۔

نواب صاحب مرحوم نہ صرف اپنے ریاست میں بلکہ تمام ضلع ہردوئی میں بہت ہردلعزیز تھے اور کاکوری کو انھوں نے بوجہ عقیدت اپنا وطن ثانیہ بنالیا تھا۔ اپنے قیام کے لئے تکیہ شریف پر ایک کوٹھی مع مہمان خانہ کے تعمیر کرائی تھی جہاں وہ یہاں آکر مقیم رہتے تھے تکیہ شریف کے فاتحوں اور اعراس میں اُن کی ذات سے بہت رونق رہتی تھی۔ اپنے پیر مرشد کا وسیع مقبرہ معقول رقم خرچ کرکے بہت عالیشان تعمیر کرایا۔ کاکوری میں بھی اُنکے تعلقات مثل عزیزوں کے تھے اور ہر شخص سے نہایت محبت سے ملتے تھے۔ بہت باوضع و منکسر المزاج انسان تھے۔

(۳) گذشتہ اشاعت تک جو اطلاعیں کلکتہ سے آتی رہیں وہ بہت مایوس کن تھیں آج وہی ہوا جسکا اندیشہ پیدا ہوگیا تھا یعنی ۲۰ و ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء کی درمیانی شب میں ۳ بجکر ۲۰ منٹ پر قاضی انتظار علیخان عباسی نے دنیا سے رحلت کی اور سب کو تڑپتا چھوڑ کر سفر آخرت کو سدھار گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑی خوبیوں کے انسان تھے اُن کے اوصاف حمیدہ ناقابل شمار ہیں۔ اس حادثہ کا جو اثر خاکسار ایڈیٹر کے دل و دماغ پر ہے اُسکی وجہ سے اس وقت سوائے مختصر خبر وحشت اثر کے اندراج پر اکتفا کرتے ہیں آئندہ مفصل نوٹ لکھیں گے۔ اس حادثہ فاجعہ میں ہمکو مرحوم کے تنہا صاحبزادہ اظہار علیخان عباسی اور صاحبزادی (اہلیہ منشی مظہر علی علوی) نیز مرحوم کی بڑی بہاوج (بیوہ قاضی اعجاز علیخان مرحوم) سے رسم تعزیت ادا کرتے ہوئے جناب مرحوم کو اس دنیا میں اعلیٰ مدارج حاصل ہونے اور سبھوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کی بارگاہ خداوندی میں دعا کرتے ہیں۔

یونائیٹڈ انڈیا برقی پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپواکر سید محمد مشیر الدین نے دفتر کاکوری اخبار، مولوی محلہ دلال ٹولی، کاکوری سے شائع کیا۔